بلوچستان میں قرآن مجید کے تراجم و تفاسیر

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر ☆

قرآن مجید مترجم (فارسی۔ قلمی)

مترجم: ابوالقاسم ابن مولانا سلطان محمد۔ مخطوط میں اس طرح درج ہے:
" عبدالراجی ابوالقاسم ـــ الحاجی ابن مرحوم المبرور مولانا سلطان محمد الحاجی المشتہر بتوتیانی"ـــ مترجم کا تعلق بلوچستان کے ضلع کچھی (بولان) کے شہر مٹھڑی کے قصبہ توتیانی سے ہے۔

قرآن مجید کا یہ مکمل فارسی ترجمہ ۹۷۷ھ/۱۵۶۹ء میں کیا گیا۔ اوراق ۳۵۶، بلوچی اکیڈیمی کوئٹہ کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس مخطوطے کا عربی متن سیاہ روشنائی سے اور فارسی ترجمہ سرخ روشنائی سے تحریر ہے۔ خط نہایت ہی عمدہ ہے۔ ہر آیت کی ابتداء میں اس کے حروف کلمات اور آیات کی تعداد فارسی میں لکھی گئی ہے۔ ترجمہ کے اختتام پر قرآن مجید سے فال نکالنے کا طریقہ بھی بیان ہوا ہے۔

قرآن پاک کا یہ فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۴ شوال ۱۱۱۴ھ/ ۲۱ فروری ۱۷۰۳ء ـــ ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) کے فارسی ترجمہ سے بہت پہلے کیا گیا۔ اس وقت کی تحقیقات تک یہ فخر بلوچستان کو حاصل ہے۔

مترجم یا اس کے خاندان کے بارے میں معلومات میسر نہیں۔ صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ جب یہ ترجمہ کیا گیا تو اس وقت ضلع کچھی موجودہ سندھ میں شامل تھا۔ سورہ اخلاص

☆ ۲۷۲۔اے۔او بلاک ۳، سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ

کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔ موازنہ کی خاطر شاہ ولی اللہؒ کا ترجمہ بھی درج ہے۔

بکو اوست خدای یکانه	بگو خدایگانه است
خدای بی نیاز نزاد	خدا بے نیاز است
کسی را و نزاده شد	نه زاد و نه زاده شده
از کسی و نیست	و نیست ہیچکس اور را ہمسر
مرورا ہمتاء ہیچ کس	

یا ایها الذین آمنوا کا ترجمہ مترجم نے ای گروہ گرویدگان، یا ای کسانی که گرویده اید، مومنین کا گرویدگان، مشرکین کا شرک آرندگان، قوم الکافرون کا ترجمہ گروہ ناگرویدگان کیا ہے۔ جبکہ شاہ ولی اللہؒ کے ترجمہ میں اے مومنان اور کافرون کا کافران مشرکین کا شریک مقرر کنندگان وغیرہ تحریر ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے لکھا ہے : " یہ ترجمہ چونکہ شاہ ولی اللہ کے ترجمہ سے دو سو برس پیشتر کا ہے۔ اس لیے اس میں اس دور سے دو سو برس پیشتر کی فارسی استعمال کی گئی ہے لیکن ترجمہ میں ثقیل الفاظ نہیں ہیں کہ قاری کو سمجھ میں نہ آ سکیں بلکہ عام فہم فارسی میں یہ ترجمہ کیا گیا ہے جو آج بھی قاری اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے" (بلوچستان میں دینی ادب، خطی ، ۱۴۰۷ھ /۱۹۸۷ء، ص ۷۱ تا ۷۳)۔

ترجمہ قرآن مجید بزبان بلوچی

مترجم : مولانا میاں حضور بخش جتوئی (اپنے دور کے جیّد عالم اور بہت بڑے شاعر۔۔۔ چالیس کے قریب تصانیف ، اکثر بلوچی میں منظوم تراجم ، بعض دینی کتب کا بلوچی میں منظوم ترجمہ کیا، شاعری خالص دینی و مذہبی ۔۔۔ (نغمہ کوہسار، عبدالرحمٰن غور، کوئٹہ ۱۹۶۸ء ص ۱۷۷۔ ۱۷۸ کتب کی فہرست مولانا عبدالباقی درخانی مرحوم نے ۱۹۸۳ء میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کو مہیا کی تھی۔ بلوچستان میں دینی ادب ، خطی،ص ۲۲۶ تا ۲۲۸)۔

قرآن مجید کا یہ پہلا بلوچی ترجمہ ہے جو جمادی الاوّل ۱۳۲۶ھ /۱۹۰۸ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۲۹ھ /۱۹۱۱ء میں ہندوستان سٹیم پریس لاہور میں چھپ کر ڈھاڈر بلوچستان سے

شائع ہوا۔ صفحات ۱۲۲۴ ترجمہ کے وقت مترجم کے پیش نظر شاہ ولی اللہؒ (م ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء) شاہ رفیع الدینؒ (م ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء) اور شاہ عبدالقادرؒ (م۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء) کے تراجم قرآن پاک تھے۔ ان کے مطالعہ کے بعد آپ نے مغربی بلوچی میں یہ ترجمہ کیا۔ ماہرین کی رائے میں مولانا جتوئی نے اپنا جداگانہ انداز اپنایا۔ اور اس کا مکمل طور پر پتہ نہیں چلتا کہ متذکرہ بالا تراجم سے استفادہ کیا گیا ہے۔

سورہ یٰس بزبان بلوچی

مترجم : مولانا حضور بخش جتوئی، سن طباعت و اشاعت اور پریس کا نام تحریر نہیں کیا گیا۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں دیا ہے۔ زبان نہایت سلیس ہے۔ اس کا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔

تبارک الذی بزبان بلوچی

مترجم : مولانا حضور بخش جتوئی، اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر ۱۹۴۸ء میں ہے۔ اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ عربی متن کے ساتھ بلوچی ترجمہ بین السطور میں چھپا ہے۔

قرآن مجید بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری (۱۸۸۱ـ۸۲ء ـــ ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء)، براہوئی زبان بلکہ بلوچستان کے کثیر التصانیف مصنف ـــ نور محمد پروانہ ایڈیٹر، الہلم، مستونگ کے مطابق ۴۸ اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کے بموجب ۴۹ کتابوں کے مصنف ـــ تحریک خلافت کے دوران ہجرت بھی کی ـــ شیخ بلوچستان علامہ محمد فاضل درخانی (۱۲۴۶ھ/۱۸۳۰ء ـــ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) کے ایک مایہ ناز شاگرد اور چچا زاد بھائی مولانا عبدالحی تھے۔ ان کے عظیم ترین شاگرد مولانا محمد عمر دین پوری تھے۔ وہ بیک وقت مصنف، مبلغ،

مترجم، مفسر، مولف، فنکار اور سیاسی کارکن بھی تھے۔ نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور، ۱۹۸۳ء ص ۵۴ تا ۸۷)۔

یہ قرآن پاک کا براہوئی میں پہلا ترجمہ ہے۔ جو ۱۳۳۴ھ/۱۶۔۱۹۱۵ء میں ہندوستان اسٹیم پریس لاہور میں طبع ہوا۔ صفحات ۱۴۴۰ اس کی طباعت کے اخراجات وڈیرہ نور محمد بنگلزئی نے برداشت کیے اور نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔ یہ ترجمہ عرصہ سے نایاب تھا۔ ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء ہجرہ قومی کمیٹی اسلام آباد نے براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ کے تعاون سے اسے دوبارہ شائع کیا۔ بارہ صفحات (تمہید ۲ سورتوں کی فہرست، ۴، اور مزید معلومات ۶) کا اضافہ کیا گیا۔ قرآن مجید کے مختلف تراجم مترجم کے زیر مطالعہ رہے۔ جن کی تفصیل اب اضافات میں دے دی گئی ہے۔ علامہ محمد عمر دین پوری نے کسی ایک مترجم یا مفسر کا اتباع نہیں کیا۔ براہوئی زبان کے ماہرین کی ناقدانہ نظر میں انہوں نے سب کے مطالعہ کے بعد براہوئی میں بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ کا انداز بہت ہی دلچسپ ہے۔ سلاست اور روانی کا بھرپور مظاہرہ کیا گیا ہے۔

پارہ عم بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری۔ اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۴۸ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ درج ہے۔ پارہ عم کا یہ جدا براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں ہو سکا۔

سورہ ملک بزبان براہوئی

مترجم: علامہ محمد عمر دین پوری۔ اس کا ذکر فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر (بلوچستان) ۱۹۴۸ء میں موجود اور ہدیہ پانچ روپیہ تحریر ہے۔ سورہ ملک کا یہ الگ براہوئی ترجمہ دستیاب نہیں۔

سورہ فاتحہ (منظوم بزبان براہوئی)

مترجم : مولانا محمد افضل نوشکوی (ایک جیّد عالم، بلوچستان کے ضلع چاغی کے شہر نوشکی میں مقیم ، وہیں ایک دینی مدرسہ افضل المدارس قائم کیا جو اب تک قائم ہے) سورہ فاتحہ کا یہ منظوم براہوئی ترجمہ مختلف رسائل و جرائد میں چھپا ہے۔ ناقدین فن کی نظر میں یہ ترجمہ اپنے اندر علمی و ادبی محاسن رکھتا ہے۔ مولانا محمد افضل کی فارسی میں تین کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں۔

ترجمہ قرآن مجید بزبان پشتو

مترجم : غلام کبریا خان ترکانی، (آپ کی جائے پیدائش امرتسر، تعلیم اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ میں پائی، کوئٹہ میں ہی اقامت گزین ہوئے۔ ۱۹۷۴ء میں ایک کتابچہ قرآنی سزاؤں پر مبنی "کتاب الحدود" کے نام سے چھپوایا۔ اور کوئٹہ میں ایک حلقہ طالبان علم قرآن قائم کیا ہے۔ جس کا مقصد نوجوانوں کو کسی ازم کی جانب حائل ہونے سے روکنا ہے۔

مترجم کے مطابق افغانستان میں شائع شدہ پشتو ترجمہ میں (جو حضرت محمود حسنؒ کے ترجمہ و تفسیر کا پشتو ترجمہ ہے) زبان و بیان کی غلطیاں تھیں۔ اس لیے ان کی تصحیح کی گئی۔ وہاں کی پشتو اور بلوچستان کی پشتو میں فرق ہے۔ مترجم نے اس کو بلوچستان میں بولی جانے والی پشتو میں منتقل کیا ہے۔ اس سلسلے میں مترجم کی معاونت دیوبند کے ایک فارغ التحصیل نے کی۔ مگر ساتھ ہی نام کو اخفا رکھنے کا کہا۔ اس لیے کبریا صاحب ان کا نام ظاہر نہیں کرتے۔

یہ ترجمہ اب تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہوا۔ (بلوچستان میں دینی ادب، خطی، ص ۱۳۲)

قرآن حکیم کی ایک سو چودہ سورتوں کا خلاصہ (اردو)

مترجم : قاری عبدالواحد لئن سفر خاں (آپ کا تعلق پنچکی گرگینہ گردگاپ ضلع مستونگ بلوچستان سے ہے۔ یہاں مولانا محمد یعقوب شرودی نے ایک اسلامی درس گاہ " مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ " قائم کی۔ اور قاری عبدالواحد یہیں علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ ۱۹۷۴ء میں شرودی صاحب نے کوئٹہ آکر اسلامی مدرسہ " جامعہ رشیدیہ" کی بنا ڈالی اور " مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ" کا انتظام و انصرام آپ کے حوالے کیا)۔

یہ کتابچہ اسلامیہ پریس کوئٹہ میں چھپا اور شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ دارالہدیٰ پنچکی گرگینہ ضلع مستونگ بلوچستان نے شائع کیا۔ ۱۹۶۹ء صفحات : سولہ ، کتابچہ کے اختتام پر کاتب عبدالرحمٰن "خوش نویس" نے تمت بالخیر لکھ کر یہ تاریخ لکھ دی ہے :

مورخہ ۴ صفر المظفر ۱۳۸۹ھ بمطابق ۲۲ اپریل ۱۹۶۹ء کتابچہ کے سرورق کی پہلی دو سطروں میں " ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر (اور ہم نے آسان کیا قرآن سمجھنے کو پھر ہے کوئی سوچنے والا)" تحریر ہے۔ کتابچہ کے صفحہ ۲ پر آپ لکھتے ہیں :

" مسلمانو! قرآن کریم کوئی معمولی کتاب نہیں ہے۔ قرآن کریم بہت ہی عظمت اور شان والی کتاب ہے۔ قرآن کریم نور ہے اور ہدایت ہے۔ تمام خیر اور برکتوں سے بھرپور کتاب اور رہبر اعظم ہے۔ تمام صحائف اور کتب سماویہ کا نچوڑ اور مغز ہے۔ قرآن کریم ایک انقلابی کتاب ہے۔ تمہیں سوچ اور فکر کی دعوت دینے اور تمہارے اندر ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے لیے آیا ہے۔ اور تمہیں شہنشاہ ارض و سما کے پیغامات سنانے آیا ہے۔ مسلمانو اٹھو اپنے اندر الاہت اور عشق و محبت پیدا کر کے قرآن کریم کے لائے ہوئے پیغامات سنو۔ ان پر سوچ اور فکر کرو اور ان کو اپناؤ۔ اس انقلابی کتاب کے تابع ہو کر انقلابی بنو اور اپنے عقیدہ و اعمال کو ٹھیک کرو اور پورے ملک میں قرآنی انقلاب پیدا کر کے قرآن کریم کو اپنانے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے سامان کرو"

قاری عبدالواحد نے اس کتابچہ میں قرآن مجید کی ہر آیت کا خلاصہ ایک دو سطروں میں لکھا ہے اور یہ اس موضوع پر ایک اچھی کاوش قرار دی جا سکتی ہے۔ سورہ فاتحہ کا

خلاصہ اس طرح تحریر ہے۔

"یوں کہا کرو کہ اے اللہ تمام حاجات میں تجھی کو پکاریں گے اور تجھی سے امداد طلب کریں گے"

سورہ رحمٰن کا خلاصہ یوں دیا ہے:

"جب سب کچھ اندازے کے ساتھ پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے تو برکات دہندہ بھی اسی کو سمجھو"

سورہ نصر کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیے:

"جب میری خاطر مشرکین سے بائیکاٹ کرو گے تو تمہاری امداد کروں گا"

ترویح الارواح (عربی)

خواجہ میاں روح اللہ اخوند زادہ کانگزئی (۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء۔ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء) پشین سے آٹھ میل کے فاصلے پر مشرق کی طرف خداداد زئی گاؤں کے رہنے والے تھے۔ کانگزئی پشین سے شمال کی طرف چودہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں امامت کے فرائض بھی نبھائے۔ آپ تور ترین قبیلے سے تھے۔ عالم ظاہر و باطنی میں مراتب عالیہ تک پہنچے۔

روایت کے مطابق آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ مگر تفسیر "جلالین" کا جسے دو جلیل القدر ائمہ جلال الدین محمد بن احمد المحلی الشافعی(۷۹۱ھ۔۸۶۴ء)اور جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی الشافعی (رجب ۸۴۹ھ ۔ ۹۱۱ھ) نے مرتب کیا۔ (تاریخ تفسیر و مفسرین از پروفیسر غلام احمد حریری، فیصل آباد ۱۹۸۴ء ص ۲۸۸۔۲۲۹)۔

حاشیہ جو "ترویح الارواح" کے نام سے آج بھی پاکستان، افغانستان اور ہندوستان میں مشہور ہے۔ آپ کی بلند پایہ تصنیف ہے۔ کہتے ہیں کہ سبھی علما اس امر پر متفق ہیں کہ "ترویح الارواح" کے بغیر "تفسیر جلالین" کا سمجھنا مشکل ہے۔ اسی کتاب کے پیش نظر مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، بلوچستان کے طالب علموں سے کہتے تھے کہ آپ نے "ترویح الارواح" کے مصنف کی زیارت کی ہے۔ جس کا جواب اثبات میں ہوتا تو آپ پوچھتے کہ "پھر تم عالم کیسے نہیں ہوئے؟"۔ آپ کے بارے میں آپ کے مرشد (ملا محمد عیسیٰ) کا

کہتا ہے کہ "شہباز چڑیا کے دام میں آگیا ہے۔ میں بہت خوش قسمت ہوں کہ اتنی عظیم شخصیت میرے حلقہ ارادت میں ہے"۔

ہزاروں افراد نے آپ کی مریدی اختیار کی اور علمی و روحانی بصیرت کے مالک بنے۔ (پختنانہ نوحیالیان (پشتو) صاحبزادہ حمید اللہ، کوئٹہ ۱۹۷۴ء ص ۱۸۲ تا ۱۹۱ سلسلہ قبلہ چشموی نقشبندی، مولانا عبداللہ درخانی، لاہور ۱۳۴۵ھ (مترجم عبدالشکور مع اضافہ کوئٹہ ۱۳۸۶ھ، تذکرہ صوفیائے بلوچستان، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور (۱۹۷۶، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹، تذکرہ مصنفین درس نظامی، پروفیسر اختر راہی، لاہور ۱۹۷۸ء ص ۱۳۴، بلوچستان میں تحریک تصوف، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۹۵ء، ص ۳۹، ۴۰)۔

تفسیر منظوم لاثانی مبین آیات فرقانی یعنی تفسیر سورہ یٰس المسمی بہ بالنور المبین والدر الثمین

مفسر: مولانا محمد صالح الشاکر۔ یہ حسب الایما نواب امیر حبیب اللہ خان مرحوم والی ریاست خاران بلوچستان لکھی گئی جو ۱۷ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء کو اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں طبع ہو کر خاران بلوچستان سے شائع ہوئی۔ صفحات (بڑی تقطیع) چوبیس، اشعار کی تعداد دو سو اکتیس، حضور پاک سرور کائنات ﷺ کے حضور مخمس کے اشعار کی تعداد اکتر ہے۔

مفسر کے حالات زندگی دستیاب نہیں ہوئے۔ (شعر فارسی در بلوچستان، دکتر انعام الحق کوثر، لاہور، ۱۹۷۵ء ص ۱۴۳ تا ۱۴۵)۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک قرآن مجید کی بارہ سو سے زائد تفسیریں لکھی جا چکی ہیں۔ (سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر مضمون چند مشہور تفاسیر از سید معروف شاہ شیرازی ص ۶۲۲) مگر جہاں تک منظوم تفاسیر کا تعلق ہے۔ ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔

"نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں" (ڈاکٹر انعام الحق کوثر لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۸۲ اور شعر فارسی در بلوچستان ص ۱۴۵) میں مندرج ہے: "اس منظوم تفسیر کی افادیت و اہمیت بہت زیادہ ہے۔ اشعار رواں اور توانا ہیں۔ لطف بیان قابل توصیف ہے"۔ بلوچستان کے فارسی گو شعرا میں صالح شاکر تنہا ایسا شاعر ہے جسے تفسیر لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہ اس منظوم تفسیر کو اپنے لیے توشہ آخرت تصور کرتے ہوئے گویا ہوتا ہے۔

چشم را برپشت پا میدارم از شرم گناه
در قیامت کن تو یسین را برایم عذر خواه

قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم (خطی اردو)

حافظ قاری محمد ابراہیم حافظ خلف الرشید حاجی مہتاب الدین امرتسری (۱۰۔اگست ۱۸۹۶ء ـ ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء) ایک مدت تک کوئٹہ شہر کی علمی و ادبی محفلوں کی جان رہے۔ کم و بیش سبھی اصناف میں شعر کہتے تھے اور خوب کہتے تھے۔ غالب کے شاگرد خان بہادر رضا علی وحشت کے شاگرد سیّد ظفر ہاشمی سے اصلاح لیتے رہے۔ تاریخ گوئی میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم(اردو) ہے۔ جو بیس ہزار اشعار کے لگ بھگ ہے۔ اس پر اہل بلوچستان جس قدر فخر کریں کم ہے۔

یہ تفسیر حافظ صاحب نے دس برس کی محنت شاقہ کے بعد ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۷ء میں مکمل کی۔ مختلف کاپیوں پر تحریر کی گئی ہے۔ اب تک چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔

علاوہ ازیں آپ نعت گوئی میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے تھے۔ آپ کو علامہ اقبال کے کلام سے بھی گہری دلچسپی تھی نتیجۃً آپ نے دوسرے شعرا کے علاوہ "بال جبریل" اور "ضرب کلیم" کی تضمینات تحریر کیں۔

حافظ صاحب نے قرآن مجید کی متعدد تفاسیر جیسے تفسیر سیّد احمد خان، فتح محمد جالندھری، بیان الناس احمد دین امرتسری، تفسیر ماجدی اور تفسیر مولانا مودودی کا مطالعہ کیا۔

(نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر ، لاہور، ۱۹۸۳ء ص ۳۳۸، بلوچستان میں دینی ادب، ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، (قلمی کوئٹہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء ص ص ۱۴۲، ۱۴۳۔ علامہ اقبال اور بلوچستان، ڈاکٹر انعام الحق کوثردوسرا ایڈیشن زیر طبع لاہور، ۱۹۹۷ء)۔

تفسیر القرآن (بلوچی)۔۔ (پہلا پارہ الم)

مفسر: قاضی عبدالصمد سربازی(۱۹۰۲ء۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۷۵ء/۶ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ) سب سے پہلے آیت کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ قاضی عبدالصمد سربازی کو سابقہ ریاست قلات کے محکمہ قضا کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس لیے وہ زیادہ ہی مصروف ہوگئے۔ چنانچہ اس پہلے پارہ کے ترجمہ و تفسیر کو مولوی خیر محمد ندوی بلوچ نے مرتب کیا اور محرم الحرام ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء میں پاک نیوز ایجنسی تربت مکران نے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس جونا مارکیٹ کراچی میں چھپوا کر شائع کی۔ یہ تفسیر ۸۷ صفحات پر مبنی ہے۔

ذکری فرقہ کے متعلق آپ کی دو کتابیں (ارمغان ذگریان۔کراچی،۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء۔ تیر اسلام برکھور ذگریاں۔ کراچی ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) شائع ہوئیں۔ آپ کی ایک اور کتاب فتح مبین ۱۹۷۵ء میں چھپی(کچکول(بلوچی) الحاج مولوی خیر محمد بلوچ ندوی، کراچی ۱۹۷۸ء ص ۷۱)۔

دیوان سربازی (ترتیب و تدوین: عبدالستار عارف قاضی) ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء میں کراچی سے چھپا۔

قرآن مجید (بلوچی ترجمہ و تفسیر)

مترجم و مفسر: قاضی عبدالصمد سربازی و مولانا خیر محمد ندوی بلوچ ۔ قرآن مجید کے اس بلوچی ترجمہ کے لیے خان قلات میر احمد یار خان مرحوم نے ۱۳۵۵ھ/اگست ۱۹۳۶ء میں کہا تھا۔ قاضی القضاۃ حضرت مولانا قاضی عبدالصمد سربازی پانچ سال میں

صرف انیس پاروں کا ترجمہ اور پہلے پارہ کی تفسیر تحریر کر سکے۔ عدلیہ کی ذمہ داریوں کی وجہ سے وہ اس اہم کام کو مکمل نہ کر سکے۔ بعد کے گیارہ پاروں کا ترجمہ مولانا خیر محمد ندوی بلوچ(بلوچی کے مشہور و معروف ادیب، مدیر ماہنامہ سوغات بلوچی کراچی)، (جاری کردہ اگست ۱۹۷۸ء)۔

یہ درحقیقت شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی (م ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) کی تفسیر کا بلوچی ترجمہ ہے۔ ابتداء کے چند صفحات پیش لفظ اور مترجمین کے احوال زندگی اور دیگر معلومات کے لیے وقف کیے گئے ہیں۔

مولانا احتشام الحق آسیا آبادی نے اسے بڑے اہتمام سے اعلیٰ کاغذ پر آفسٹ کی طباعت اور ریگزین کی خوبصورت جلد کے ساتھ الجمعیۃ المرکزیہ الدعوۃ الاسلامیہ پنجگور اور جمعیۃ انصار السنۃ المحمدیہ تربت مکران کی جانب سے پیش کیا ہے۔ اسے اسحاقیہ پرنٹنگ پریس کراچی نے طبع کیا۔

اس بلوچی ترجمہ و تفسیر کے بارے میں روزنامہ جنگ کراچی (جمعہ ایڈیشن ۲۱ فروری ۱۹۸۶ء) نے لکھا تھا:

> "بلوچی بولنے والے ایسے لوگ جو دوسری زبانوں سے ناآشنا ہیں۔ ان کے لیے یہ ترجمہ و تفسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ وہ اس کے مطالعہ سے قرآنی احکامات و تعلیمات سے آگاہ ہوتے ہوئے خدا کے آخری پیغام کو سمجھ سکتے ہیں اور اس پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں"۔

قرآن مجید ترجمہ و تفسیر (قلمی بلوچی)

مترجم و مفسر : مرزا فیض اللہ خان یوسف زئی (۱۹۰۶ء۔ ۱۱۔اکتوبر ۱۹۸۱ء ۔ وطن مالوف والبدیں ضلع چاغی بلوچستان) اپنی زندگی میں صرف تین پاروں کا مکمل ترجمہ و تفسیر لکھ سکے۔ جن کا مسودہ طاہر محمد خان ایڈووکیٹ (سابق وزیر اطلاعات حکومت پاکستان) کوئٹہ کے پاس موجود ہے۔ ان تین پاروں میں سب سے پہلے آیت کا بلوچی ترجمہ ہے اور حاشیہ میں مختصر تفسیر بلوچی ہے۔ آپ کے زیر مطالعہ کون کون سی تفاسیر رہیں اس کا ذکر موجود

نہیں۔ ماہرین فن نے آپ کے انداز ترجمہ و تفسیر کو سراہا ہے۔

قرآن مجید (ترجمہ و تفسیر بلوچی ۔ قلمی مکمل)

مترجم و مفسر: الحاج عبدالقیوم بلوچ ایم۔ اے(انگریزی) ایل ایل بی ۸۔اگست ۱۹۲۵ء کو پنجگور مکران ڈویژن بلوچستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام شیر محمد ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد حضرت عمرؓ کے زمانہ میں موسیٰ لاشعری کی فتح کے وقت مکران آئے تھے۔

قرآن مجید کا بلوچی زبان میں ترجمہ اور تفسیر مکمل کر چکے ہیں۔ اشاعت کا بندوبست کر رہے ہیں۔ آپ نے ۱۹۔اپریل ۱۹۹۷ء کو مجھے لکھا ہے۔ " اب مسودہ عزت اکیڈمی پنجگور کے پاس ہے۔ وہ سیپارہ سیپارہ مولوی مولا بخش صاحب کو معائنہ اور ایڈیٹنگ کے لیے دے رہے ہیں۔ محترم سید فصیح اقبال سابق سینیٹر نے اپنے فنڈ سے اس کی اشاعت کی خاطر ایک لاکھ روپیہ اکیڈمی مذکور کو دے رکھا ہے"۔ آپ کی بعض دوسری کتابیں جیسے بلوچی بومیا (بلوچی گائیڈ، کوئٹہ، ۱۹۶۴ء۔ ضخامت۔ میگزین سائز ۱۴۴ صفحات، رسولؐ ئے پہکیں زند (رسول پاک ﷺ کی پاک زندگی۔ کوئٹہ، ۱۹۸۰ء ۵۶ صفحات)

(نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر کوئٹہ ۱۹۸۳ء ص ۳۸۰، ۳۸۱، حاجی عبدالقیوم بلوچ، صلاح الدین مینگل، مشرق، کوئٹہ، ۲۶ جولائی ۱۹۸۰ء،

(بلوچستان میں اردو، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۶۸ء، راولپنڈی ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۴ء، ص ۵۸۳)

حاجی عبدالقیوم بلوچ کا خط میرے نام مورخہ ۱۹۔اپریل ۱۹۹۷ء

تفسیر اختریہ (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد اختر، آپ کا تعلق مینگل قبیلہ سے ہے۔ آپ نوشکی (بلوچستان) کے باشندے ہیں۔

تفسیر اختریہ شروع میں جدا جدا پاروں میں چھپی اور ہر پارہ مختلف مطابع میں شائع ہوا۔ جیسے پارہ اوّل دین محمد پریس لاہور، پارہ دوم قاسمی پریس لاہور، پارہ سوم زمانہ پریس کوئٹہ، پارہ چہارم جنگ پریس کوئٹہ میں طبع ہوا۔ کئی پاروں پر پریس کا نام درج نہیں۔ تمام پاروں کو مفسر نے خود ہی شائع کیا۔ ۱۹۸۶ء میں ان تمام پاروں کو کتب خانہ مظہر کراچی نے چھ جلدوں میں چھاپا اور ہدیہ چار صد روپیہ رکھا۔

آغاز میں جب اس تفسیر کے چند ایک پارے چھپ کر منظر عام پر آئے تو وہ اتنے مقبول ہوئے کہ پاکستان کے علاوہ سعودی عرب، مسقط، قطر، ابو ظبہی، العین، ایران، افغانستان وغیرہ میں رہائش پذیر براہویوں نے اچھی خاصی تعداد میں کاپیاں منگوائیں۔

پہلا پارہ ۱۳۹۸ھ (۱۹۷۸ء) میں چھپا۔ اور چار پانچ سال میں دوسرے سب پارے طبع ہوئے۔ تفسیر تحریر کرتے وقت آپ کے زیر مطالعہ مندرجہ ذیل تفاسیر رہیں۔

۱۔	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل ابن کثیر القرشی الدمشقی
۲۔	المظہری	مولانا ثناء اللہ پانی پتی
۳۔	الخازن	محی السنۃ علاؤ الدین علی ابن محمد البغدادی
۴۔	معالم التنزیل	ابی محمد الحسنی الفراء البغوی
۵۔	النسفی	ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد ابن محمود النسفی
۶۔	جلالین	جلال الدین سیوطی (جلال الدین محلّی)
۷۔	الاتقان	ایضاً
۸۔	بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی
۹۔	تفسیر عزیزی	مولانا شاہ عبدالعزیز
۱۰۔	جواہر القرآن	مولانا غلام اللہ خان
۱۱۔	تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانی
۱۲۔	ترجمہ قرآن مجید	شاہ ولی اللہؒ
۱۳۔	موضح القرآن	شاہ عبدالقادرؒ
۱۴۔	قصص القرآن	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

۱۵۔ تفسیر ابن عباس حضرت عبداللہ ابن عباس

تفسیر کے ساتھ ساتھ حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ جس سے اس کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین فن کے خیال میں اس کی زبان واضح اور اسلوب نگارش دلپذیر ہے۔

(بلوچستان میں دینی ادب، (قلمی) ص ۱۶۹، ۱۷۰)

تفسیر القلطان المعروف بہ تنویر الایمان (براہوئی)

مفسر: حافظ سلطان احمد ابن حافظ خان محمد (۷ ربیع الآخر ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء۔ ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء) احمد آباد (اوستہ محمد بلوچستان) میں پیدا ہوئے۔ سندھی اور اردو کی تعلیم کے بعد کوئٹہ سے بتیس میل دور مستونگ کی جامع مسجد کے پیش امام مولانا محمد صدیق سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں براہوئی میں لکھنا شروع کیا۔

زیر تبصرہ تفسیر پہلے تین پاروں کی تفسیر ہے۔ جن میں سے صرف پہلے پارے کی تفسیر جو ۱۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو مکمل ہوئی تھی۔ آپ (حافظ سلطان احمد) کی اچانک وفات کے بعد ان کے والد حافظ خان محمد نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ سے چھپوا کر احمد آباد تحصیل اوستہ محمد بلوچستان سے شائع کی۔ جس کے کل صفحات ۲۳۰ ہیں۔ دوسرے اور تیسرے پارے کی تفاسیر ۲۶ اگست ۱۹۷۰ء کو مکمل ہوئیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ تفسیر میں پہلے اختصار سے بیان کرتے ہیں۔ پھر وضاحت کرتے ہیں۔ اور خاصا پھیلاؤ ہوتا ہے۔ ماہرین فن کے مطابق اچھے خاصے مطالعہ کے بعد تفسیر لکھی ہے۔ مفسر کی محنت کا بخوبی اندازہ لگ جاتا ہے۔ کتابت و طباعت معیاری ہے۔

حافظ سلطان احمد نے اس کم عمری میں کئی اور کتابیں بھی تحریر کیں جو زیادہ تر غیر مطبوعہ ہیں۔

(بلوچستان میں دینی ادب، خطی، ص ۱۷۲ تا ۱۷۵)

علم نا بال (براہوئی)

مفسر: مولانا محمد عمر (تعلق قبیلہ دہوار سے۔ رہائش تیری مستونگ، دیوبند سے فارغ التحصیل)

یہ قرآن مجید کی سورہ علق کی تفسیر ہے۔ یہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ میں چھپی اور براہوئی اکیڈمی کوئٹہ نے اسے شائع کیا۔ ایک سو چالیس صفحات پر ہی ہے۔ شروع میں اقراء کے ناطے سے آپ نے علم کی وقعت اور فضیلت بیان کی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کے الفاظ میں "اس تفسیر میں آپ نے جو جملے استعمال کیے ہیں وہ براہوئی زبان و ادب کی روانی و سلاست میں اپنی مثال آپ ہیں اور آپ کے علمی مضامین کا شہ پارہ ہیں۔ اور یہ تفسیر شاہ عبدالعزیز کی تفسیر عزیزی کے طرز پر ہے اور حکایتوں کی وجہ سے مطالب پر روشنی پڑتی ہے"۔ (بلوچستان میں دینی ادب، خطی ص۱۷۹)

مفتاح القرآن فی براھی اللسان

مفسر: علامہ محمد عمر دین پوری۔ آپ نے قرآن مجید کے مندرجہ ذیل پاروں کی تفاسیر تحریر کیں۔

۱۔ تفسیر الم (پارہ ۱) مطبع رفاہ عام لاہور ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء۔۱۲۰صفحات
۲۔ تفسیر سیقول (پارہ ۲) ایضاً ایضاً
ایضاً
۳۔ تفسیر تلک الرسل (پارہ ۳) ایضاً ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۸ء ایضاً
۴۔ تفسیر لن تنالوالبر (پارہ ۴) ایضاً ایضاً
۵۔ تفسیر والمحصنات (پارہ ۵) ایضاً ایضاً
۶۔ تفسیر وقال الذین (پارہ ۱۹) ایضاً ۱۸۴
۷۔ تفسیر قال فما خطبکم (پارہ ۲۷) ایضاً ۱۲۰
۸۔ تفسیر تبارک الذی (پارہ ۲۹) ایضاً ۱۸۴
۹۔ تفسیر پارہ عم (پارہ ۳۰) ایضاً ۱۲۰

ان سب تفاسیر کی کتابت مفسر نے خود کی ہے۔ سب سے پہلے آیت اور اس کا ترجمہ پھر شان نزول، اس کے بعد آیت کی تفسیر لکھی ہے۔ جس کے لیے مفسر نے لفظ خلاصہ استعمال کیا ہے۔ یہ براہوئی زبان میں قرآن مجید کی پہلی تفسیر ہے۔ مگر افسوس زندگی نے وفا نہ کی اور آپ پورے قرآن پاک کی تفسیر تحریر نہ کر سکے۔

مفسر ایک جیّد عالم تھے۔ اس لیے ناقدین کی رائے میں تفسیر عالمانہ رنگ کی مظہر ہے۔

(بلوچستان میں دینی ادب، (قلمی) ص ۱۸۱)

تفسیر تبیان القرآن افغانی

مفسر: مولانا عبدالشکور طوروی(۱۹ مئی۱۹۱۹ء ۔ جون ۱۹۸۰ء) طورو ضلع مردان (صوبہ سرحد) میں مولانا حکیم غلام رسول کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مظاہر العلوم سہارنپور سے ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء میں حدیث کی سند حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل (۱۹۳۷ء) منشی فاضل(۱۹۳۸ء) پشتو فاضل(۱۹۴۲ء) اور میٹرک (۱۹۴۳ء) کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۳۹ء کو اسلامیہ ہائی سکول کوئٹہ میں عربی اور اسلامیات کے مدرس تعینات ہوئے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب مقرر ہوئے اور اپنی وفات تک یہیں رہے۔

مذکورہ تفسیر کا اشتہار آپ کی کتابیں " دین کی باتیں حصہ اوّل تا چہارم مطبوعہ کوئٹہ ۱۹۵۱ء میں یوں چھپا ہوا ہے ۔

" قرآن پاک کی مکمل تفسیر بزبان افغانی کی گئی ہے۔ ہر آیت کا نمبر دے کر اس کے بالمقابل اس کا بامحاورہ ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد سلیس پشتو میں ہر آیت کی تشریح کی گئی ہے"۔

ماہنامہ " الرشید" کے دارالعلوم دیوبند نمبر (مطبوعہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) صفحہ ۴۴۰ پر لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر کے چند پارے غیر مطبوعہ ہیں۔

کشف القرآن (مکمل ، براهوئی)

مفسر : مولانا محمد یعقوب شروردی ، مہتمم جامعہ رشیدیہ و پبلک ہائی سکول سرکی روڈ، کوئٹہ ۔

یہ تفسیر مختلف تفاسیر کا نچوڑ ہے۔ اسی لیے بلوچستان میں زیادہ تر دینی مدارس میں اس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ یہ آٹھ جلدوں میں ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۶ء تک کوئٹہ سے شائع ہوئی ہے۔ صفحات آٹھ ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ اور قیمت صرف بارہ سو روپے ہے۔ آخری جلد میں تذکرۃ المفسرین بھی موجود ہے، جس سے اس کی افادیت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ ساری تفسیر کئی سالوں کی محنت شاقہ کا حاصل ہے اور اسے بلاشبہ قرآن پاک کا معجزہ قرار دیا جا سکتا ہے۔